12364-شوال میں شادی منحوس ہونے کی بدعت

سوال

لوگ کہتے ہیں کہ شوال میں شادی کرنا صحیح نہیں، کیا یہ بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

ابن منظور رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"شوال معروف مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے، جو رمضان المبارک کے بعد آتا ہے اور حج کے مہینوں میں پہلا مہینہ ہے"

کہا جاتا ہے کہ :

اس کا نام اس لیے رکھا گیا کہ اونٹنی کا دودھ کم اور ختم ہوجاتا تھا، سخت گرمی اور تری کے انقطاع میں ایسا ہی ہوتا ہے ... عرب لوگ اس ماہ میں عقد نکاح کرنا بدشگون سمجھتے تھے، ان کا کہنا تھا کہ منکوحہ عورت بالکل اسی طرح خاوند سے دور اور رک جاتی ہے.جس طرح اونٹنی اونٹ سے دور رہتی اور اپنی دم مارتی ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بدشگونی کو ختم اور باطل کیا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شوال میں نکاح کیا، اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک میرے علاوہ اور کونسی عورت زیادہ نصیبے والی تھی ؟"

مسند احمد (54/6) یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں اور امام مسلم نے کتاب النکاح (1039/2) حدیث نمبر (1423) اور امام ترمذی نے ابواب النکاح (277/2) حدیث نمبر (1099) میں روایت کیا اور اسے حسن صحیح کہا ہے، اور نسائی نے کتاب النکاح باب تزویج فی شوال (70/6) اور ابن ماجہ نے کتاب النکاح (641/1) حدیث نمبر (1990) میں روایت کیا ہے. اھ

دیکھیں : لسان العرب مادۃ شوال (277/11).

عرب کا شوال میں شادی سے بدشگونی کا سبب یہ اعتقاد تھا کہ عورت اپنے خاوند کے قریب نہیں جاتی جس طرح اونٹنی اونٹ کو اپنے قریب آنے سے دم کے ساتھ روک دیتی ہے.

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ شوال میں دخول اور رخصتی ان لوگوں کے وہم اور اعتقاد کا رد ہے جو دونوں عیدوں کے درمیان عورت سے رخصتی ناپسند کرتے ہیں کہ کہیں ان میں جدائی ہی نہ ہوجائے، حالانکہ یہ کچھ بھی نہیں" اھ

دیکھیں : البدایۃ والنھایۃ (253/3).

شوال میں شادی کی بدشگونی والا معاملہ باطل ہے، کیونکہ بدشگونی اس بدفالی میں شامل ہوتی ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرتے ہوئے فرمایا :

"نہ تو متعدی ہے اور نہ ہی بدفالی و بدشگونی"

دیکھیں شرح صحیح مسلم للنووی (14/218-219).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

"بدفالی اور بدشگونی شرک ہے"

مسند احمد (1/440) اور ابوداود نے کتاب الطب (4/230) حدیث نمبر (3910) اور ترمذی نے ابواب السیر (3/84-85) حدیث نمبر (1663) اور اسے حسن صحیح کہا ہے، اور ابن ماجہ نے کتاب الطب (2/1170) حدیث نمبر (3538) اور امام حاکم نے المستدرک کتاب الایمان (1/17-18) میں روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں : اس کی سند صحیح اور اس کے رواۃ ثقات ہیں لیکن بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے التلخیص میں اس کی موافقت کی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اس حدیث میں ماہ شوال میں شادی کرنے اور شادی کروانے اور رخصتی کرنے کا استحباب پایا جاتا ہے، اور ہمارے اصحاب نے اس کا استحباب بیان کیا اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس کلام سے دور جاہلیت کی عادت کا رد کیا ہے، آج عوام کے ہاں ماہ شوال میں شادی مکروہ اور ناپسند سمجھنے کا خیال اور وہم پایا جاتا ہے یہ باطل ہے اس کی کوئی دلیل نہیں، اور یہ جاہلیت کے آثار میں سے ہے، وہ اس سے بدشگونی لیتے تھے کہ شوال کا معنی رکنا ہے.." اھ

دیکھیں : شرح صحیح مسلم للنووی (9/209).